اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ اَنْجَاکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنْ اَھْوَالِھَا وَمَوَاطِنِھَا اَکْثَرُکُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً فِیْ دَارِ الدُّنْیَا

اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اُس کی دَہشتوں اور حِساب کِتاب سے جلد نَجات پانے والا

شخص وہ ہو گا جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا میں بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیّتیں

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔ (2) اے عاشقانِ رسول! ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنایئے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم حاصل کرنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

موت تاک میں ہے

حضرت اِیَاس بن قَتَادہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ اپنی قوم کے سردار (***Chief***) تھے۔ ایک دن آپ نے اپنی داڑھی میں ایک سفید بال (***White Hair***) دیکھا تو دُعا کی: یَااللہ پاک! میں اچانک ہونے والے حادِثات سے تیری پناہ چاہتا ہوں، مجھے معلوم ہے کہ موت میری تاک میں ہے اور میں اس سے بچ نہیں سکتا، پھر وہ اپنی قوم کے پاس تشریف لے گئے اور فرمانے لگے: اے بنو سعد! میں نے اپنی جوانی تم پر وَقْف (***Dedicate***) کر دی تھی، اب تم میرا بُڑھاپا مجھے بخش دو، پھر آپ اپنے گھر تشریف لائے اور عبادت میں مصروف ہو گئے، یہاں

1…فردوس الاخبار، ج ۲ / ۱۷۴، حدیث ۸۲۱۰

2…جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

تک کہ آپ کا وِصال ہو گیا۔(1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہم عِبرت کیوں نہیں لیتے؟

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے اَسلاف، بزرگانِ دِین، اللہ پاک کے ان نیک بندوں کی سوچ کیسی پاکیزہ تھی، یہ عبرت و نصیحت (*Advice*) حاصِل کیا کرتے تھے، دیکھئے! حضرت اِیَاس بن قتادہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے داڑھی مبارک میں ایک سفید بال دیکھا، بس یہ ایک سفید بال ہی ان کو نصیحت کے لئے کافِی ہو گیا، آپ نے اس سے عبرت پکڑی، نصیحت حاصِل کی اور عِبادت میں مَصرُوف ہو گئے۔

آہ! ہم پر غفلت طارِی رہتی ہے، ہم نصیحت حاصل نہیں کرتے ہم نگاہِ عِبرت سے محروم ہیں۔ کائنات کا ذَرَّہ ذَرَّہ ہمیں پیغامِ فنا دے رہا ہے، یہ اُٹھتے جنازے، قبرستان کی بڑھتی آبادی، ڈھلتی جوانی، یہ گزرتے دِن، ڈھلتی چاندنی، ان سب میں عِبرت ہے، یہ سب چیزیں ہمیں بتا رہی ہیں کہ **اے غافِل انسان! موت آنے والی ہے۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عِبرت لینے کی ترغیب

اے عاشقانِ رسول! قرآنِ کریم نے ہمیں جگہ جگہ عِبرت لینے کی ترغیب دِلائی ہے۔ پارہ:18، سورۂ نُور، آیت:44 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ | ترجَمۂ کنز العرفان: اللہ رات اور دن کو

1...بحر الدموع، صفحہ:112۔

لَعِبْرَةً لِّاُولِی الْاَبْصَارِ ﴿۴۴﴾ (پارہ:18،سورۂ نور:44)	تبدیل فرماتا ہے،بیشک اس میں آنکھ والوں کے لئے سمجھنے کا مقام ہے۔

پارہ: 30،سورۂ نازِعات میں فِرْعَون اور اس کے لشکر (*Army*) کے غرق ہونے کا واقعہ ذِکْر کرنے کے بعد فرمایا:

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ یَّخْشٰى ﴿۲۶﴾ (پارہ:30،سورۂ نازعات:26)	ترجَمۂ کنزالعرفان: بیشک اس میں ڈرنے والے کے لئے ضرور عبرت ہے۔

اَللّٰہُ اَکْبَر! یہ اللہ پاک سے ڈرنے والے، اُولِی الْاَبْصَار (یعنی غور و فِکْر کرنے والے، نگاہِ عبرت رکھنے والے)،یہ اللہ پاک کی نشانیوں (*Signs*) کو دیکھ کر عِبْرت پکڑتے ہیں، دِن آیا، چلا گیا، سورج نکلا، ڈُوب گیا، رات آئی، ڈھل گئی، ستارے نکلے، غروب ہو گئے، یہ سب کچھ، کائنات (*Universe*) کا ذَرَّہ ذَرَّہ کھلی کتاب ہے، اس میں ہمارے لئے نصیحت ہے، عِبْرت ہے، کاش! ہم ڈرنے والے، عِبْرت لینے والے، اُولِی الْاَبْصَار (یعنی غور و فِکْر کرنے والے، دُنیا کو نگاہِ عبرت سے دیکھنے والے) بن جائیں۔

نگاہِ عبرت سے متعلق اَوْلیائے کرام کے فرامین

❁ حضرت سفیان ثوری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو دُنیا کو عِبْرت کی نگاہ سے دیکھتا اور غور و فِکْر کرتا ہے، وہ زیادہ نیکیاں کرنے میں کامیاب (*Successful*) ہو جاتا ہے
❁ حضرت مالِک بن دینار رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو اس دُنیا کو عِبْرت کی نگاہ سے نہیں دیکھتا، آخرت کی فِکْر نہیں کرتا، اس کی نیکیاں کم اور دِل پردے میں ہے ❁ حضرت حاتِم اَصَمّ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے سُوال ہوا: آدمی اَہْلِ اِعْتِبار (یعنی عِبْرت لینے والا) کیسے بنتا ہے؟ فرمایا: جب وہ دُنیا کی

ہر چیز کے انجام پر نگاہ کرے اور غور کرے کہ عنقریب یہ چیز فنا کے گھاٹ اُتر جائے گی اور اس چیز کا مالِک بھی بہت جلد قبر میں دفنا دیا جائے گا ❁ حضرت حاتِم اَصَمّ رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کا ہی فرمان ہے: جس کے گھر (Funeral) سے جنازہ نکلے اور وہ اس سے عِبْرَت نہ لے، ایسے شخص کو عِلْم (Knowledge)، حکمت اور نصیحت کا کوئی فائدہ نہیں۔ (1)

جہنم کی گرمی کیسے برداشت کر پائیں گے

❁ اللہ پاک کے نبی حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام بہت خوفِ خُدا والے تھے، ایک روز آپ تنّور کے پاس سے گزرے، اس میں آگ جل رہی تھی، یہ دیکھ کر آپ کو جہنّم کی آگ یاد آگئی، آپ کا دِل گھبرا گیا، بے چینی (Restlessness) میں زمین پر گِرے اور اتنا تڑپے، قریب تھا کہ آپ کے جوڑ جُدا (Dislocate) ہو جاتے ❁ گرمی کے دِنوں میں حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام دُھوپ میں آتے تو کہتے: اے اللہ پاک! ہم تیرے بنائے ہوئے سورج کی گرمی برداشت نہیں کرسکتے تو جہنّم کی گرمی کیسے برداشت (Tolerate) کرپائیں گے؟ (2)

ہر گھر نشانِ عبرت ہے

حضرتِ سائب عَبدی رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دِن حضرت صالِح مُری رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ ہمارے پاس تشریف لائے، میں نے پوچھا: اے ابو بِشْر! آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں؟ فرمایا: میں اپنے گھر سے نکلا تو مختلف جگہوں سے گھومتا ہوا تمہارے پاس آیا، میں جب فلاں کے گھر کے پاس سے گزرا تو اس گھر نے مجھے (زبانِ حال سے) پُکار کر کہا: اے صالح! مجھ سے نصیحت حاصل کر! مجھ میں فلاں فلاں لوگ رہتے تھے، اب وہ انتقال کر چکے ہیں۔

1… تنبیہ المغترین، صفحہ: 57۔
2… تنبیہ المغترین، صفحہ: 57۔

پھر جب فلاں گھر کے پاس پہنچا تو اس گھر نے بھی مجھے (زبانِ حال سے) پُکار کر کہا: اے صالح! مجھ سے نصیحت حاصل کر! مجھ میں فلاں فلاں لوگ رہتے تھے، اب وہ سب مٹی میں دَفْن (*Buried*) ہیں۔ حضرت ابو سائب عبدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اسی طرح آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک ایک گھر گنواتے رہے، یہاں تک کہ ہمارے گھر تک پہنچ گئے۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمائیے! یہ ہمارے بزرگانِ دین، اللہ پاک کے نیک بندے، کس کس انداز میں عِبرت لیا کرتے تھے۔ آہ! ایک ہم ہیں *...وِیران گھر *...چولہے میں جلتی آگ *...سُورج کی دُھوپ (*Sunshine*) *...سردی، گرمی وغیرہ سے عِبرت لینا تو دُور کی بات ہے ❁ ہماری آنکھوں کے سامنے جنازے اُٹھتے ہیں، ہم عِبرت نہیں لیتے ❁ خُود اپنے ہاتھوں سے مُردے قبر میں اُتارتے ہیں، تب عِبرت نہیں لیتے ❁ **فلاں بن فُلاں اچھا بھلا تھا، اچانک ہارٹ اٹیک (*Heart Attack*) ہوا اور موت کے گھاٹ اُتر گیا** ❁ فُلاں نوجوان روڈ ایکسیڈنٹ میں انتقال کر گیا، ایسی بیسیوں خبریں ہم سنتے رہتے ہیں، پھر بھی ہم اپنی موت کو یاد نہیں کرتے، عِبرت نہیں لیتے۔ کاش! ہم عِبرت لینے اور قبر و آخرت کو یاد کرنے والے بن جائیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(1): اُٹھتے جنازے موت کے قاصِد ہیں

ایک مرتبہ حضرت مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام اللہ پاک کے نبی حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کی خِدمت میں حاضِر ہوئے، حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام نے ان سے موت کے قاصِدوں کے متعلق

1...حلیۃ الاولیاء، جلد:6، صفحہ:182، رقم:8222۔

پوچھا تو حضرت مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام نے عَرْض کیا: اے اللہ پاک کے نبی عَلَیْہِ السَّلَام! آپ کے والِد، بھائی، پڑوسی اور جاننے والے کہاں ہیں؟ فرمایا: وہ انتقال کر چکے۔ مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا: یہ سب موت کے قاصِد ہی تو ہیں، یہ سب پیغام (*Message*) دے رہے ہیں کہ جیسے وہ دُنیا سے چلے گئے، ایسے آپ بھی ایک دِن رُخصت ہو جائیں گے۔[1]

اس سے بڑھ کر نصیحت کیا ہو گی؟

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا؛ یہ اُٹھتے جنازے، قبرستان کی بڑھتی ہوئی آبادی (*Population*)، ہمارے عزیز، رشتے داروں (*Relatives*) کا ایک ایک کر کے مرتے جانا، یہ سب موت کے قاصِد ہیں، اس میں ہمارے لئے سامانِ عِبْرَت ہے مگر آہ! ہم عِبْرَت حاصل نہیں کرتے۔ ایک مرتبہ حضرت امام حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک جنازے میں شریک ہوئے، میّت کو دَفْن کر لینے کے بعد آپ نے ایک شخص سے فرمایا: آپ کا کیا خیال ہے: یہ شخص (جسے ابھی ہم نے دفن کیا ہے) کیا یہ دُنیا میں واپس آنے، زیادہ سے زیادہ نیک اَعْمال کرنے اور اپنے گُناہوں سے توبہ کرنے کی خواہش نہیں رکھتا ہو گا؟ اس شخص نے کہا: ہاں! ضرور یہ اس کی خواہش رکھتا ہو گا۔ امام حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: پھر ہمارا کیا حال ہے؟ ہم اس میّت (*Dead Body*) کی طرح کیوں نہیں ہو جاتے (یعنی ہمارے پاس ابھی مہلت ہے، ہم دُنیا میں موجود ہیں پھر ہم نیکیوں کی طرف کیوں نہیں بڑھتے، گُناہوں سے توبہ کیوں نہیں کر لیتے) یہ فرما کر امام حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ چل پڑے، آپ کہتے جاتے تھے: اگر دِل زِندہ ہو تو ان جنازوں سے بڑھ کر کیا نصیحت ہو گی...![2]

---

1 ... الکامل فی التاریخ، جلد: 1، صفحہ: 198۔
2 ... آداب الحسن البصری، صفحہ: 29۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دُنیا دھوکے کا گھر ہے

اے عاشقانِ رسول! یہ سچ ہے، موت آنی ہے، ہم سب نے اس دُنیا سے رَخْتِ سَفَر باندھنا ہی باندھنا ہے۔ پارہ:4، سورۂ آلِ عمران، آیت:185 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

كُلُّ نَفْسٍ ذَآىِٕقَةُ الْمَوْتِؕ وَ اِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَؕ وَ مَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ(۱۸۵)

(پارہ:4، سورۂ آلِ عمران:185)

ترجمۂ کنزالعرفان: ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے اور قیامت کے دن تمہیں تمہارے اجر پورے پورے دیئے جائیں گے تو جسے آگ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کردیا گیا تو وہ کامیاب ہو گیا اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کا سامان ہے۔

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مفتی محمد نعیم الدِّین مراد آبادی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ اِس آیت کے تحت فرماتے ہیں: دُنیا کی حقیقت (***Reality***) اس مبارک جملے نے واضح کر دی، آدمی زندگانی پر شیدائی ہوتا ہے، اسی کو سرمایہ (***Capital***) سمجھتا ہے اور اس فرصت کو بے کار ضائع کر دیتا ہے، وقتِ اخیر اسے معلوم ہوتا ہے کہ اس (زِندگی) میں بقا (***Survival***) نہ تھی، اس کے ساتھ دِل لگانا اخروی زِندگی (***Life after death***) کے لئے سخت نقصان دِہ ثابت ہوا۔ (1)

جاؤ! ہم تمہارے پیچھے آرہے ہیں

صحابیٔ رسول حضرتِ ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ جب کوئی جنازہ دیکھتے تو فرماتے: جاؤ! ہم تمہارے پیچھے آرہے ہیں۔ (2)

1… تفسیر خزائن العرفان، پارہ:4، سورۂ آلِ عمران، زیرِ آیت:185، صفحہ:148 بتغیر قلیل۔
2… احیاء علوم الدین، کتاب: ذکر الموت، باب: السادس فی اقاویل العارفین، جلد:4، صفحہ:586۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

امام حسن بصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نصیحت

حضرت ربیع بن صبیح رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم نے حضرت حسن بصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عرض کیا: ہمیں نصیحت فرمایئے تو انہوں نے فرمایا: ❁ تم میں سے جو تندرست (***Healthy***) ہے اسے بیماری لگے گی جو اسے مصیبت زدہ (***Distressed***) کر دے گی ❁ جوان کو بڑھاپا آئے گا جو اسے فنا کر دے گا ❁ اور بوڑھے کو موت آجائے گی جو اسے ہلاک کر دے گی ❁ کیا انجام ویسے نہیں جیسے تم سن رہے ہو؟ ❁ کیا کل روح جسم سے جُدا نہیں ہو گی؟ ❁ کیا بندہ اپنے اہل اور مال (***Family & Wealth***) سے دور نہیں ہو گا؟ ❁ کیا کل کفن میں نہیں لپٹا ہو گا؟ ❁ کیا کل قبر میں نہیں ہو گا؟ ❁ کیا جن کے لئے بندہ کوشش کرتا رہتا اور غمگین ہوتا تھا ان دلوں سے اس کی یاد مٹ نہیں جائے گی؟ ❁ اے انسان! جب تجھے موت آئے گی تو تُو نہ کسی آنے والے کا استقبال کر سکے گا، نہ کسی کی ملاقات (***Meeting***) کو جا سکے گا ❁ نہ کسی سے بات کر سکے گا ❁ تجھے پکارا جائے گا مگر تُو جواب نہیں دے سکے گا ❁ بے شک تیرے حق میں شہر وِیران (***Deserted***) ہو گئے ❁ تیری آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں ❁ روح پرواز کر گئی ❁ تیری اولاد دُوسروں کے رحم و کرم پر رہ گئی۔ (1)

قبر کا جواب

حضرت مالِک بن دینار رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک دفعہ موت کے متعلق غور و فکر (***Pondering***) اور حصولِ عِبرت کی غرض سے قبرستان (***Cemetery***) تشریف لے گئے اور وہاں جا کر یہ

1… حلیۃ الاولیا، جلد:6، صفحہ:331، رقم:8812۔

اَشعار پڑھے:

اَتَیْتُ الْقُبُوْرَ فَنَادَیْتُھَا | فَاَیْنَ الْمُعَظَّمُ وَ الْمُحْتَقَر
وَ اَیْنَ الْمُدِلُّ بِسُلْطَانِہٖ | وَ اَیْنَ الْعَزِیْزُ اِذَا مَا افْتَخَر

ترجمہ: میں قبروں کے پاس آیا اور اُنہیں پکار کر کہا: کہاں ہیں وہ لوگ، دنیا میں جن کی عزّت کی جاتی تھی اور وہ لوگ جنہیں دُنیا میں حقیر (Substandard) سمجھا جاتا تھا؟ اور کہاں ہیں وہ بادشاہ جنہیں اپنی حکومت پر بہت بھروسا تھا؟ کہاں ہیں وہ عزّت دار جو فخر کیا کرتے تھے؟

حضرت مالک بن دینار رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک قبر سے آواز آئی: وہ سب فنا ہو گئے اور فنا ہو کر نشانِ عبرت بن گئے، اب اُن کی خبر دینے والا بھی کوئی نہ رہا اور وہ اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضِر ہو گئے۔ اے گزرے ہوئے لوگوں کے بارے میں پوچھنے والے! کیا تجھے اِن گزر جانے والوں کے عِبرت ناک حالات و واقعات نہیں پہنچے۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قبرستان میں حاضِری دیا کیجئے!

پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمائیے! ہمارے اَسْلاف، بزرگانِ دین، اللہ پاک کے نیک بندے کیسے کیسے عِبرت لیا کرتے تھے، یہ حضرات قبرستان جاتے، اپنی موت کو یاد کرتے اور اس سے سبق (Lesson) لیا کرتے تھے۔ کاش! ہم بھی عِبرت لینے والے بنیں، قبرستان حاضِری دیا کریں، قبر میں پیش آنے والے معاملات کے متعلق غور و فِکر کریں اور اپنی موت کو یاد کیا کریں۔ **شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار**

---

1 ... الروض الفائق، صفحہ: 25 ملخصًا۔

قادری رضوی دَامَت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہمیں سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں: ہمارے ہاں قبرِستان کی حاضِری عُموماً رَسمی طور پر(*Formality*)ہوتی ہے۔ قبرِستان جانا اچّھی بات ہے لیکن اس سے عِبرت بھی حاصِل کی جائے اور اپنی موت کو بھی یاد کیا جائے کیونکہ قبرِستان کی حاضِری کا اصل مقصد(*Purpose*)یہی ہے۔حدیثِ پاک میں اِس طرح کا مضمون موجود ہے کہ پہلے میں تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کرتا تھا، اب اِجازت(*Permission*) دیتاہوں کہ جاؤ اور قبروں کی زیارت کرو کہ قبروں کو دیکھنا دلوں کو نرم کرتا اور آنکھوں میں آنسو لاتا ہے۔ (1)

قبرِستان جاکر اپنی موت کو یاد کرنا چاہئے، لیکن افسوس! اب تو قبرِستان میں لڑائی جھگڑے(*Fights*) بھی ہو رہے ہوتے ہیں۔ لوگ قبرِستان میں کھاپی رہے ہوتے اور مذاق مسخری کر رہے ہوتے ہیں۔ ایسا بالکل نہیں ہونا چاہئے، بلکہ اِس طرح عِبرت حاصِل کرنی چاہئے کہ ❁ جیسے آج یہ قبروں میں پڑے ہیں، کل میں بھی پڑا ہوا ہوں گا ❁ یہ جو مٹّی کے تودے (*Lumps of Soil*) نظر آ رہے ہیں، اِن میں ایک اور تودے کا اِضافہ ہو جائے گا ❁ ٹوٹی پھوٹی قبروں کو دیکھ کر سوچے کہ کیسے کیسے حسینوں کی یہاں مٹّی پلید ہو رہی ہے ❁ میرے اعمال تو ایسے ہیں، اگر رَبّ ناراض ہو گیا تو قبر میں نہ جانے کیا بنے گا ❁ پھر اپنی لاش (*Dead body*) کو تصوّر میں لائے، لاش کے پھٹنے، آنکھوں کے بہنے، دانتوں کے نکلنے اور بالوں کے جھڑنے کو یاد کرے، یوں اپنی بے بسی(*Helplessness*) کا تصوّر کر کے عِبرت حاصل کرے۔ اللہ کریم ہمیں عِبرت حاصل کرنے اور عِبرت قبول کرنے

1…مسندِ امام احمد، جلد:5، صفحہ:689، حدیث:13835 ملتقطاً۔

والا دِل اور ذِہن عطا فرمائے۔ (1) اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

مالِ وراثت سامانِ عشرت نہیں، باعِث عبرت ہے

حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ نے اپنے آخری خطبے میں فرمایا:اے لوگو! تمہارے پاس جو مال ہے وہ مرنے والوں کا چھوڑا ہوا ہے، بالآخر تم بھی اسے یہیں چھوڑ جاؤ گے، کیا تم نہیں جانتے کہ تم روزانہ صبح یا شام کے وَقت اس دنیا سے رخصت ہونے والے کے جنازے میں پیچھے پیچھے چلتے ہو، تم اسے قَبر کے اس گڑھے میں اُتار آتے ہو جہاں نہ بچھونا ہے نہ تکیہ، یہ مرنے والا اپنا سارا مال و مَتاع (*Possession*) یہیں چھوڑ جاتا ہے، دوست اَحباب سے جُدا ہو کر مٹی کو اپنا ٹھکانا بنالیتا ہے، حساب و کتاب کا سامنا کرتا ہے اُسی کا محتاج ہوتا ہے جو اِس نے آگے بھیجا ہوتا ہے اور جو کچھ وہ پیچھے چھوڑ جاتا ہے اس سے بے نیاز ہوتا ہے۔ پھر حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ آنکھوں پر کپڑا رکھ کر رونے لگے اور منبر (*Podium*) سے نیچے اُتر آئے۔ (2)

مکان کی تعمیر رُکوا دی

اے عاشقانِ رسول! یہ حقیقت ہے، ہمیں وِراثت میں ملنے والا مال سامانِ عیش و عشرت (*Luxury*) نہیں، باعِث عِبرت و نصیحت ہے۔ آج جوان اَولاد والِد کے مرنے کے بعد مالِ وراثت (*Inheritance*) کے لئے لڑ پڑتی ہے، بھائیوں کے جھگڑے ہوتے ہیں اور جب مالِ وراثت ملتا ہے تو دِل میں خوشیاں جاگتی ہیں، عیش و عشرت کا سامان کیا جاتا ہے مگر آہ!

1... ملفوظاتِ امیرِ اہلسنت، (قسط:62)، کیا جنات کو بھی موت آتی ہے؟، صفحہ:5۔
2... حلیۃ الاولیاء، جلد:5، صفحہ:300، رقم:7193 ملتقطاً۔

جیسے والِد صاحِب اپنی زِندگی کی کمائی، ساری دولت، جائیداد (Property)، گاڑی بنگلہ وغیرہ سب کچھ چھوڑ کر قبر کے گڑھے (Pit of Grave) میں جا پہنچے، ایسے ہی وُرَثا بھی ایک دِن سب کچھ یہیں چھوڑ کر موت کی نیند سو جائیں گے، انہیں بھی منوں مٹی تلے دفن کر دیا جائے گا۔ **شُعَبُ الْاِیْمَان** میں ہے: ایک نوجوان تھا، اسے وراثت میں ایک گھر ملا، اس نے گھر کو دوبارہ سے مضبوط بنانے کا ارادہ (Intention) کیا، چنانچہ گھر گِرا دیا گیا، نئے سرے سے تعمیر (Construction) کا کام شروع ہو گیا، اسی دوران اُس کے والِد یا دادا جان اس کے خواب میں آئے اور کہا:

اِنْ كُنْتَ تَطْمَعُ فِی الْحَیَاةِ فَقَدْ تَرٰی | اَرْبَابَ دَارِكَ سَاكِنِی الْاَمْوَاتِ

وضاحت: تجھے لمبا عرصہ جینے کی خواہش ہے مگر تُو نے دیکھا کہ اس گھر کے رہائشی اب قبرستان میں مُردوں کے پڑوسی ہیں۔

صبح کو جب وہ نوجوان نیند سے بیدار ہوا تو اس کی آنکھوں سے غفلت کی پٹی کھل چکی تھی، اس نے عیش و عِشْرت کو چھوڑا اور عِبَادت میں مَصرُوف ہو گیا۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2): بڑھاپا موت کا قاصِد ہے

پیارے اسلامی بھائیو! یہ گزرتے دِن، چلتی ہوئی سانسیں، جوانی کے بعد بڑھاپا، بالوں کی سیاہی کے بعد سفیدی، ان میں بھی سامانِ عِبرت ہے، یہ بھی موت کے قاصِد ہیں۔

پارہ: 22، سورۂ فاطِر، آیت: 37 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

اَوَ لَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا یَتَذَكَّرُ فِیْهِ مَنْ | ترجَمۂ کنز الایمان: اور کیا ہم نے تمہیں وہ عمر نہ

1...شعب الایمان، جلد: 7، صفحہ: 404، حدیث: 10769۔

تَذَکَّرَ وَجَآءَ کُمُ النَّذِیْرُ ؕ	دی تھی جس میں سمجھ لیتا جسے سمجھنا ہوتا اور ڈر
(پارہ:22، سورۂ فاطر:37)	سنانے والا تمہارے پاس تشریف لایا تھا۔

صحابیٔ رسول، سُلْطَانُ الْمُفَسِّرِیْن حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہُما فرماتے ہیں: اس آیتِ کریمہ میں نَذِیْر (یعنی ڈر سنانے والے) سے مراد بڑھاپا ہے۔(1) روایت ہے: جب ایک بال سفید ہوتا ہے تو دوسرے بالوں کو کہتا ہے: تیار ہو جاؤ! بے شک موت قریب ہے۔(2)

بڑھاپا موت کے گھاٹ اُتار دیتا ہے

حضورِ اکرم، نورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ابنِ آدم کی مثال یہ ہے کہ اس کے آس پاس 99 موتیں منڈلاتی رہتی ہیں، اگر ان سے بچ جائے تو بڑھاپے کو پہنچ جاتا ہے حتی کہ موت کے گھاٹ اُتر جاتا ہے۔(3)

مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: یعنی انسان کے لئے اسبابِ موت بے شمار (*Countless*) ہیں، ہر گھڑی موت سر پر کھڑی ہے لیکن اگر اللہ پاک کے حکم سے ان سب سے بچ گیا تو آخر بڑھاپا تو آئے گا ہی جس کے بعد موت یقینی (*Confirm*) ہے۔(4)

1… تفسیر درِ منثور، پارہ:22، سورۂ فاطر، زیرِ آیت:37، جلد:7، صفحہ:32۔
2… تفسیر خازن، پارہ:22، سورۂ فاطر، زیرِ آیت:37، جلد:3، صفحہ:458۔
3… ترمذی، کتاب: القدر، صفحہ:519، حدیث:2150۔
4… مرآۃ المناجیح، جلد:2، صفحہ:424۔

نصیحت کے لئے سفید بال ہی کافی ہیں

کہتے ہیں: ایک بادشاہ نے اپنے گھر میں ایک تابوت رکھا ہوا تھا جسے دیکھ کر وہ اپنی موت کو یاد کیا کرتا تھا۔ ایک بار جب اُس نے آئینے میں اپنا چہرہ دیکھا تو اسے اپنی داڑھی میں ایک سفید بال نظر آیا، اُس نے کہا: اب یہ تابوت اُٹھا لیا جائے کہ اب مجھے اِس کی حاجت نہیں ہے کیونکہ میری داڑھی میں سفید بال آگیا ہے جو موت کا قاصد ہے لہٰذا اَب میں اپنے سفید بال کو دیکھ کر موت کو یاد کرلیا کروں گا۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

سفید بال سے عبرت حاصل کرنے والے بزرگ

حضرت عبد اللہ بن ابو نُوح رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: میں نے مسجدِ نبوی شریف میں ایک بُوڑھے میاں کو دیکھا، وہ مسجد کی صَفائی (*Cleanliness*) کرتے اور دِن رات مسجد ہی میں رہتے تھے، لوگوں نے بتایا کہ یہ بُوڑھے میاں مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ (*Caliph*) حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ کی اَولاد سے ہیں، صاحبِ اَولاد ہیں، اللہ پاک نے مال بھی بہت عطا فرمایا ہے، ان کے پاس اللہ پاک کا دِیا سب کچھ ہے مگر یہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر مسجد کے ہو کر رہ گئے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن ابو نُوح رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: لوگوں کی باتیں سُن کر مجھے تجسُّس (*Curiosity*) ہوا، میں نے اُن بوڑھے میاں کے اَحوال (*Circumstances*) دیکھنا

---

1 ...ملفوظاتِ امیرِ اہلسنت، قسط: 34، اداسی کا علاج، صفحہ: 17۔

شروع کئے، چنانچہ میں نے دیکھا: جب رات کا پچھلا پہر ہوا تو وہ مسجد سے نکلے، جنّت البقیع میں تشریف لائے اور قبلہ رُخ ہو کر نماز پڑھنے لگے، ساری رات نماز پڑھتے رہے، فجر کا وقت شروع ہوا تو انہوں نے دُعا مانگی، دورانِ دُعا اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے: اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ اَرْسَلْتَ اِلَیَّ وَ لَمْ تَاْذَنْ لِیْ فَاِنْ کُنْتَ قَدْ رَضِیْتَنِیْ فَأْذَنْ لِیْ وَ اِنْ لَّمْ تَرْضِنِیْ فَوَفِّقْنِیْ لِمَا یُرْضِیْكَ یعنی: اے اللہ پاک! تُو نے میری طرف اپنا قاصد بھیجا مگر یہ نہ بتایا کہ تُو مجھ سے راضی بھی ہے یا نہیں۔ اے مالِکِ کریم! اگر تُو مجھ سے راضی ہے تو مجھے بتا دے، اگر راضی نہیں ہے تو اپنی رضا والے کام کرنے کی توفیق عطا فرما دے۔

ابھی یہ بوڑھے میاں دُعا مانگ رہے تھے کہ اتنے میں ایک بکری یا اس جیسا کوئی جانور آیا، اُن بوڑھے میاں نے اس کا دودھ پیا، پھر اس کی پیٹھ پر ہاتھ پھیر کر اسے برکت کی دُعا دی اور واپس مسجدِ نبوی شریف میں آ گئے۔

حضرت عبد اللہ بن ابو نُوح رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: چند راتیں میں انہیں دیکھتا رہا، اُن کا روزانہ کا یہی معمول تھا، آخر ایک دِن میں اُن بُوڑھے میاں کی خِدمت میں حاضِر ہوا، میں نے انہیں بتایا کہ میں چند راتوں سے چھپ کر اُنہیں دیکھتا رہا ہوں، پھر میں نے پوچھا: وہ قاصِد کون ہے جو اللہ پاک نے آپ کی طرف بھیجا؟ اُن بوڑھے میاں نے فرمایا: ایک دِن میں آئینہ دیکھ رہا تھا، میں نے اپنی داڑھی میں ایک سفید بال دیکھا، بس میں جان گیا کہ یہ اللہ پاک کی طرف سے میرے پاس **موت کا قاصد** ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! ہم میں سے بہت ساروں کے بال سفید ہو گئے ہوں گے مگر

1...التذکرۃ للقرطبی، باب ماجاء فی رسل ملک الموت قبل الوفاۃ، صفحہ: 40۔

افسوس! ہم عِبرت نہیں لیتے، کاش! ہم بھی موت کے ان قاصِدوں کی طرف توجہ کریں، ہم بھی عِبرت لیں اور موت کے بعد والی زِندگی (Life after death) کے لئے تیاری (Preparation) شروع کردیں۔

(3): بخار بھی موت کا قاصِد ھے

اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بخار موت کا قاصد ہے اور بخار زمین پر اللہ پاک کا بنایا ہوا قید خانہ ہے، اللہ پاک جب چاہتا ہے اپنے بندے کو قید کر دیتا ہے اور پھر جب چاہتا ہے چھوڑ دیتا ہے۔ (1)

(4): مختلف امراض بھی موت کے قاصِد ھیں

حضرتِ مُجاہِد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب آدمی کسی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے تو حضرتِ مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام کا قاصِد اس کے پاس ہوتا ہے حتی کہ جب وہ مرضُ الموت میں مبتلا ہوتا ہے تو حضرتِ ملَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام خود اس کے پاس تشریف لا کر فرماتے ہیں: تمہارے پاس پے در پے قاصد اور ڈرانے والے آتے رہے لیکن تم نے ان کی کوئی پروانہ کی، اب تمہارے پاس ایسا قاصد آیا ہے جو دنیا سے تمہارا نام ونشان مٹا دے گا۔ (2)

موت کا آخری قاصِد

مروی ہے کہ ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرتِ مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام سے پوچھا: تمہارا کوئی قاصد نہیں ہے جس کو اپنے آنے سے پہلے بھیج دیا کرو تاکہ لوگ موت سے ڈر جائیں؟

1...موسوعہ ابنِ ابی الدنیا، المرض والکفارات، جلد:4، صفحہ:249۔
2...حلیۃ الاولیا، جلد:3، صفحہ:333، رقم:4162۔

حضرتِ ملَکُ الموت علیہ السلام نے عرض کیا: اللہ پاک کی قسم! میرے پاس بہت سارے قاصِد ہیں، مثلاً: بیماریاں، بالوں کی سفیدی، بڑھاپا، دیکھنے، سننے میں فرق آجانا، جب کوئی ان میں سے کسی میں مبتلا ہو کر نصیحت نہیں پکڑتا اور نہ ہی توبہ کرتا ہے تو میں اس کی روح قبض کرتے وقت اسے پکار کر کہتا ہوں: کیا میں نے تیرے پاس مختلف قاصد نہیں بھیجے؟ بس اب میں **آخری قاصد ہوں** میرے بعد کوئی قاصد نہیں اور میں آخری ڈرانے والا ہوں میرے بعد کوئی ڈرانے والا نہیں۔ (1)

اے عاشقانِ رسول! معلوم ہوا؛ بخار اور مختلف بیماریاں بھی موت کے قاصِد ہیں۔ دُنیا میں شاید ہی کوئی ایسا انسان ہو جو کبھی کسی بیماری میں مبتلا نہ ہوا ہو، بخار، سر دَرْد وغیرہ تو معمولی بیماریاں ہیں، بہت سارے لوگ مختلف بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں، کسی کو شوگر ہے، کسی کو ہیپاٹائٹس، کوئی جگر کے امراض میں مبتلا ہے، کسی کو گردوں (*Kidney*) کے مسائِل ہیں، کیا ہم ان بیماریوں سے عِبرت لیتے ہیں؟ شاید نہیں لیتے۔ بُخار ہو، کوئی مرض لگ جائے تو چاہئے تو یہ کہ ہم عِبرت لیں، موت کو یاد کریں، اس بیماری کو زِندگی کی آخری بیماری سمجھ کر گُناہوں سے پکی سچی توبہ کریں اور نیکیوں میں لگ جائیں مگر ہمارا حال اُلٹا ہے، کتنے لوگ ہیں جو معمولی سر دَرْد (*Minor Headache*) یا بُخار وغیرہ کی وجہ سے نمازِ باجماعت کی سَعَادت سے محروم ہو جاتے ہیں بلکہ کتنے ایسے نادان بھی ہوں گے جو بیماری کو بہانہ بنا کر نمازیں ہی قضا کر ڈالتے ہوں گے۔

آہ! بیماری تو موت کا قاصِد ہے، یہ آئی تھی تا کہ ہم خوابِ غفلت سے جاگ جائیں

1...التذکرۃ للقرطبی، باب ماجاء فی رسل ملک الموت قبل الوفاۃ، صفحہ:36۔

مگر ہم مزید غفلت (***Heedlessness***) کا شکار ہو جاتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مومن اور منافق کا فرق

اللہ پاک کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مومن جب بیمار ہو پھر اچھا ہو جائے، اس کی بیماری سابقہ گناہوں سے کفّارہ ہو جاتی ہے اور آیندہ کے لئے نصیحت جبکہ منافِق جب بیمار ہوا پھر اچھا ہوا، اس کی مثال اونٹ کی ہے کہ مالک نے اسے باندھا پھر کھول دیا تو نہ اسے یہ معلوم کہ کیوں باندھا، نہ یہ کہ کیوں کھولا! [1]

مشہور مفسر قرآن، حکیمُ الْاُمَّت، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: مومن بیماری میں اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے، وہ سمجھتا ہے کہ یہ بیماری میرے کسی گناہ کی وجہ سے آئی اور شاید یہ آخِری بیماری ہو جس کے بعد موت ہی آئے، اِس لئے اسے شِفا کے ساتھ مغفِرت بھی نصیب ہوتی ہے۔ (جبکہ) منافق غافل یہی سمجھتا ہے کہ فلاں وجہ سے میں بیمار ہوا تھا (مَثَلاً فلاں چیز کھالی تھی، موسم کی تبدیلی کے سبب بیماری آئی ہے، آج کل اس بیماری کی ہوا چلی ہے وغیرہ) اور فُلاں دوا سے مجھے آرام ملا (وغیرہ وغیرہ) اَسباب میں ایسا پھنسا رہتا ہے **مُسَبِّبُ الْاَسباب** (یعنی سبب پیدا کرنے والے ربِّ قادر و قیوم) پر نظر ہی نہیں جاتی، نہ توبہ کرتا ہے نہ اپنے گناہوں میں غور۔ [2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...ابو داود، کتاب: الجنائز، باب: الامراض المکفرۃ للذنوب، صفحہ: 499، حدیث: 3089 ملخّصًا۔

2 ...مرآۃ المناجیح، جلد: 2، صفحہ: 424۔

بیماری کی حالت میں کرنے والے کام

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ نہ کرے، اگر کوئی بیماری آجائے تو اس سے عِبرت لینی چاہیئے۔ حُجَّةُ الْاِسْلَام امام محمد بن محمد غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مریض کو چاہیئے کہ موت کو کثرت سے یاد کرے ❁ توبہ کرتے ہوئے موت کی تیاری کرے ❁ ہمیشہ اللہ پاک کی حمد و ثنا کرے ❁ خُوب گِڑگِڑا کر دُعا کرے ❁ اللہ پاک کے حُضُور عاجزی و انکساری کا اِظہار کرے ❁ اللہ خالق و مالک سے مدد مانگے ❁ مناسب عِلاج کروائے ❁ شکوہ و شکایت نہ کرے ❁ تیمارداری کرنے والوں کی عزت و احترام کرے ❁ اور جب شِفا نصیب ہو تو اللہ پاک کا شکر اَدا کرے۔ (1)

(5): دِنوں کا آنا جانا بھی باعِثِ عبرت ہے

پیارے اسلامی بھائیو! دِن رات کا آنا جانا، سورج کا نکلنا، پھر ڈُوب جانا، دِن، ہفتے، مہینے اور سالوں کا گزرتے جانا بھی **موت کا قاصِد** ہے، اس میں بھی سامانِ عبرت ہے، آہ! ہم دِن اور رات کی سواریوں پر سُوار ہو کر موت کی طرف بڑھتے چلے جارہے ہیں، عنقریب وہ وقت آئے گا جب ہمارا سفر مکمل ہو گا اور ہم اپنی منزل یعنی قبر کے گڑھے تک پہنچ جائیں گے۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِیْهِ ۚ﴿۶﴾ (پارہ:30، سورۂ انشقاق:6)	ترجمۂ کنزالایمان: اے آدمی بے شک تجھے اپنے رب کی طرف یقینی دوڑنا ہے پھر اس سے ملنا۔

❁ حضرت فُضَیل رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک شخص سے پوچھا: تمہاری عمر کتنی ہو گئی؟ کہا: 60 سال۔ فرمایا: 60 سال سے تم اللہ پاک کی طرف سَفَر کر رہے ہو، عنقریب اس کی بارگاہ

---

1 ...رسائل امام غزالی، الادب فی الدین، صفحہ: 437۔

میں پہنچ جاؤ گے۔[1] ❁صحابیٔ رسول حضرت ابو درداء رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: تمہاری زِندگی دِنوں کا مجموعہ ہے، جب ایک دِن گزر گیا تو تمہاری زِندگی کا ایک حِصّہ پُورا ہو گیا۔[2] کسی دانا کا قول ہے: آدمی اس دُنیا پر کیسے خوش ہو سکتا ہے، جبکہ یہاں دِن مہینوں کو، مہینے سالوں کو سال زِندگی کو کم کرتے چلے جا رہے ہیں۔[3]

نیو ائیر نائٹ (New Year Night) اور طوفانِ بد تمیزی

پیارے اسلامی بھائیو! نیا عیسوی سال یعنی 2026 شروع ہونے والا ہے، نیا سال شروع ہونا بھی باعِثِ عِبرت ہے، **نیا سال شروع ہو گیا** اس کا مطلب کیا ہے؟ یہی مطلب ہے کہ ہماری زِندگی سے ایک سال کم ہو گیا، ہم موت سے مزید قریب ہو گئے۔

افسوس! ہمارے ہاں لوگ اس سامانِ عِبرت کو ذریعۂ غفلت بنا دیتے ہیں، ہونا تو یہ چاہئے کہ نیا سال شروع ہو تو ہم موت کی فِکر کریں، پچھلے سال کا جائزہ لیں، نیکیاں کرنے میں جو کمی رہ گئی، اسے پُورا کرنے کی سوچیں، جو گُناہ کر بیٹھے، ان سے توبہ کریں مگر ہمارا حال عجیب ہے، نئے سال کی ابتدا ہی گُناہوں اور بُرے کاموں سے کی جاتی ہے۔ آج کی رات 12 بجتے ہی "نیو ائیر نائٹ (New Year Night)" کے نام پر جو طوفانِ بدتمیزی برپا ہوتا ہے، الامان والحفیظ! بالخصوص نوجوان تو کچھ زیادہ ہی آپے سے باہر ہو جاتے ہیں ❁ناچ گانے کی محفلیں سجتی ہیں ❁شراب (Alcohol) پی جاتی ہے ❁جُوا کھیلا جاتا ہے ❁رات کو 12 بجتے ہی کروڑوں روپے آتش بازی (Fireworks) کے نام پر جلا کر راکھ کر دیے

1... لطائف المعارف، صفحہ: 405۔
2... لطائف المعارف، صفحہ: 405۔
3... لطائف المعارف، صفحہ: 406۔

جاتے ہیں ❁ہوائی فائرنگ ہوتی ہے ❁منچلے نوجوان سڑکوں پر اُودھم مچاتے ہیں ❁کئی نوجوان تو وَن وِیلنگ (*One Wheeling*) کرتے ہوئے موت کے گھاٹ بھی اُتر جاتے ہیں ❁یونہی نیو ائیر نائٹ(*New Year Night*)کے نام پر ہونے والے فنکشنز (*Functions*)میں کئی افراد زہریلی شراب پی کر یا ہوائی فائرنگ کے سبب یا آتش بازی کے نتیجے میں آگ میں جھلس کر بھی موت کے گھاٹ اُترتے ہیں۔

زِندگی کم ہونے پر خوشیاں منانے والے عجیب لوگ

علّامہ اِبْنِ رجب حنبلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اے سال گزرنے پر خوشیاں منانے والو! تم اَصْل میں اپنی زِندگی گھٹنے پر خوش ہو رہے ہو۔[1] مزید فرماتےہیں: اے وہ شخص! جس کا ایک کے بعد ایک سال گزر تا جارہا ہے مگر وہ خوابِ غفلت سے بیدار نہیں ہوتا، اے وہ شخص! جس کا سال گزر گیا مگر ابھی تک گُناہوں کے سمندر میں ڈوبا ہوا ہے،[2] روزِ قیامت جب تم اللہ پاک کے حُضُور حاضِر کئے جاؤ گے تو تمہارے پاس کیا بہانہ ہو گا؟اس غفلت اور گُناہوں بھری زِندگی کا کیا عُذْر پیش کرو گے...!!

بہتر کون...؟

ترمذی شریف میں ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں سُوال ہوا: اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ؟ یعنی بہترین آدمی کون ہے؟ فرمایا: مَنْ طَالَ عُمُرُہٗ وَحَسُنَ عَمَلُہٗ جس کی عمر لمبی اور اَعْمال اچھے ہوں۔ پھر پوچھا گیا: اَیُّ النَّاسِ شَرٌّ ؟سب سے بُرا بندہ

1...لطائف المعارف، صفحہ:405۔

2...لطائف المعارف، صفحہ:407۔

کون ہے؟ فرمایا: مَنْ طَالَ عُمُرُہٗ وَ سَاءَ عَمَلُہٗ جس کی عمر لمبی اور اَعْمَال بُرے ہوں۔(1)

اللہ! اللہ! پیارے اسلامی بھائیو! ہم غور کریں، کتنے لوگ ہیں جو پچھلے سال دُنیا سے رخصت ہو گئے، یقیناً ہمیں مہلت ملی ہوئی ہے، ہماری سانسیں اب بھی چل رہی ہیں، یقیناً نیا سال ملنا کوئی خوشی کی بات نہیں، دیکھنا تو یہ ہے کہ ہمارے اَعْمَال کیسے ہیں؟ اچھا وہ ہے جس کی عمر لمبی ہو اور اَعْمَال اچھے ہوں اور اگر نیا دِن تو ملے، نیا ہفتہ، نیا مہینا، نیا سال دیکھنا تو نصیب ہو مگر اَعْمَال بُرے ہی رہیں، پہلے گُنَاہوں میں ڈوبا ہوا تھا، نیا سال ملنے پر بھی گُنَاہوں میں مبتلا رہے، پہلے غفلت میں دِن گزر رہے تھے، نیا سال شروع ہونے پر بھی غفلت طارِی رہے، ایسا شخص اچھا نہیں، بہت بُرا ہے۔

صِدِّیقین کا ایک پیارا وَصْف

منقول ہے: ایک نیک بندے کی قسمت جاگی، اسے خواب میں پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت نصیب ہوئی، عرض کیا: یَارسولَ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! مجھے نصیحت کیجئے! پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس کے 2 دِن ایک جیسے ہوں (یعنی کل جیسا گزرا، آج بھی ویسا ہی گزرے، کل 5 نیکیاں کی تھیں، آج بھی 5 ہی نیکیاں کیں، نیکیوں میں اضافہ نہ ہوا، یا کل گُناہوں میں گزرا تھا، آج بھی گُناہوں ہی میں گزرا، توبہ نہ کی، ایسا شخص) دھوکے میں ہے اور جس کا آج کل سے زیادہ بُرا ہو، وہ ملعون ہے۔(2)

عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: صِدِّیقین (یعنی بہت بلند رُتبہ اولیائے کرام) اس بات سے حیا کرتے

---

1 ...ترمذی، کتاب: الزہد، باب: ما جاء فی طول العمر للمؤمن، صفحہ: 557، حدیث: 2330۔
2 ... لطائف المعارف، صفحہ: 400۔

ہیں کہ ان کا آج کا دِن کل جیسا گزرے (یعنی وہ ہر دِن نیکیوں میں کچھ نہ کچھ اِضافہ ہی کرتے ہیں)۔[1]

کاش! ہمیں بھی نصیحت ملے، ہم بھی عبرت لیں، فِکْرِ آخرت اپنائیں، ایک سال تو ختم ہونے کے قریب ہے، آیندہ سال ہم بدل جائیں، اپنے اخلاق، کردار، عادات میں تبدیلی لائیں، نیا سال اچھے انداز میں، گُناہوں سے بچتے ہوئے، نیکیوں میں گزارنے کی کوشش کریں۔

چلو ہم بھی بدل جاتے ہیں...!

حضرت مولانا محمد شاہ صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ **اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان** رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دوست تھے، آپ فرماتے ہیں: جب محرم الحرام 1301 ہجری کا چاند نظر آیا تو ہم معمول کے مطابق مغرب کے بعد اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدْمت میں حاضِر ہوئے مگر اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ خلافِ معمول دیر سے تشریف لائے، سلام کے بعد تشریف فرما ہوئے اور مجھے مخاطب کر کے فرمایا: محمد شاہ صاحب! آج 1301 ہجری کا چاند نظر آگیا؟ میں نے عَرْض کیا: جی ہاں! اس پر اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: **آج صدی بدل گئی، چلو! ہم بھی بدل جاتے ہیں۔**[2]

پیارے اسلامی بھائیو! سال بدلتے ہیں، کاش! اس سال صِرف سال نہ بدلے، ہم بھی بدل جائیں، کاش! ہم عِبْرت لیں، سال بدل رہا ہے، ہم بھی اپنی عادتیں بدلیں، گُناہوں کی عادَت ہے تو توبہ کرلیں ❁ نمازیں نہ پڑھنے کی عادَت ہے تو پانچوں وقت کی نماز پابندی سے با جماعت پڑھنے والے بن جائیں ❁ تہجد کی عادَت اپنا لیں ❁ اِشراق، چاشت اور اَوّابین کے نوافِل پڑھنے کی عادَت بنالیں ❁ درودِپاک کی کثرت کیا کریں ❁ قافلوں میں سَفَر کو معمول

1... لطائف المعارف، صفحہ:400۔

2... فیضانِ اعلیٰ حضرت، صفحہ:575 خلاصۃً۔

بنائیں ❁ اپنے اَعْمال کا جائِزہ لینے اور نیک اَعْمال کا رسالہ پُر کرنے کی عادَت بنالیں ❁ نیکی کی دعوت دینے والے بنیں ❁ سنتوں بھرا لباس اپنائیں ❁ بالوں کی الٹی سیدھی تراش خراش چھوڑ کر سنت کے مطابق زلفیں رکھ لیں ❁ داڑھی نہیں ہے تو داڑھی شریف سجالیں اور اب تک جو کٹوائی اس کی توبہ بھی کرلیں ❁ عمامہ نہیں باندھتے تو عمامے کا تاج سجالیں ❁ غصہ کرنے کی عادَت ہے تو حِلْم اپنالیں ❁ حسد، تکبر، خود پسندی وغیرہ باطنی امراض سے دِل صاف کریں ❁ اچھی عادات اپنائیں، اچھے انداز اپنائیں اور جنّت میں لے جانے والے کاموں میں مَصْرُوف ہو جائیں۔ کاش! سال بدلنے کے ساتھ ہم بھی بدل جائیں۔

نیو ائیر نائٹ (New Year Night) میں کرنے کے کام

پیارے اسلامی بھائیو! نیا عیسوی سال شروع ہو رہا ہے ❁ اس موقع پر اپنے اَعْمال کا جائزہ لینا چاہئے مثلاً ہم غور کریں کہ پچھلی مرتبہ جب نیا سال شروع ہوا تھا، اس وقت سے لے کر اب تک ہم کتنی نیکیاں کمانے میں کامیاب ہو سکے؟ آہ! اَعْمال نامے میں کتنے گُناہوں کا اِضَافہ کر بیٹھے...! ❁ نئے سال کی ابتدا کے موقع پر ہم اپنے گُناہوں سے توبہ کریں ❁ نیا سال شروع ہو رہا ہے، نئے سال کی ابتدا نیکیوں سے کی جائے ❁ ذِکْرُ اللہ سے کی جائے ❁ نعت خوانی سے کی جائے ❁ سجدوں سے کی جائے ❁ یہ نیا سال مِل جانا، زِندگی کے اتنے لمحات نصیب ہو جانا یہ بھی تو اللہ پاک کی نعمت ہے، اس کا شکر ادا کیا جائے ❁ نئے سال کے نئے اَہداف بنائے جائیں، اچھی اچھی نیتیں کی جائیں مثلاً *...اس آنے والے نئے سال میں اتنی تِلاوت کروں گا *...اتنے درودِ پاک پڑھوں گا *...اتنی ساری نمازیں پڑھوں گا *...اگر قضا نمازیں ہیں تو انہیں جلد سے جلد ادا کر لینے کی نیت کی جائے

*••رمضان المبارک تشریف لانے والا ہے، اعتکاف کی نیت کرلی جائے *••ہر ماہ قافلے میں سَفَر کی نیت کی جائے *••نیک اَعمال کا رسالہ روزانہ پابندی کے ساتھ پُر کرنے کی نیت کی جائے *••ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع اور ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں پابندی کے ساتھ شرکت کی نیت کی جائے۔

نیو ائیر نائٹ اور مدنی مذاکرہ

نیو ائیر نائٹ (New Year Night) کو نیکیوں میں گزارنے کا ایک بہترین طریقہ یہ بھی ہے کہ الحمد للہ! شیخِ طریقت، امیر اہلسنت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامَت بَرَکاتُہم العالیہ اس رات کو عموماً مدنی چینل پر براہِ راست (Live) مدنی مذاکرہ فرماتے ہیں، اس سال 31 دسمبر (نیوائیر نائٹ) کو بھی مدنی مذاکرے کا سلسلہ ہوگا اس میں شرکت کی نیت فرمالیجئے، اس میں یہ بھی نیّت کی جاسکتی ہے کہ نیو ائیر نائٹ کے اس مدنی مذاکرے کی برکت سے میں سارا سال ہفتہ وار مدنی مذاکرہ پابندی سے دیکھنے کی کوشش کروں گا۔ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (کراچی) کے علاوہ مدنی چینل پر بھی عاشقانِ رسول مختلف مقامات پر جمع ہوکر اس رات مدنی مذاکرے میں شرکت کرکے اللہ پاک کی رحمتوں کے حصول کی کوشش کرتے ہیں، لہٰذا مدنی مذاکرے میں شرکت کی ابھی سے نیت کرلیجئے! عِلمِ دین سیکھئے! اللہ پاک نے چاہا تو نئے سال کی نئ گھڑیوں میں برکت ہو گی۔ اے کاش! ہمیں غفلت سے بیداری نصیب ہو جائے، اللہ پاک ہم سب کو نیک بننے، نیکیاں کرنے اور وقت کی قدر جاننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد